کریما سعدی

مترجم

تصنیف: شیخ شرف الدین سعدی شیرازی

ترجمہ: محمد عبدالحکیم شرف قادری

مکتبہ قادریہ

جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور ۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ بہت ہی مہربان نہایت رحم والے کے نام سے شروع

مناجات بدرگاہ مجیب الدعوات

دعاؤں کے قبول کرنے والے کی بارگاہ میں عرض نیاز

کریما بہ بخشائے بَر حالِ مَا
اے بخشش فرمانے والے ہمارے حال پر بخشش فرما
کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا
اس لئے کہ میں حرص کی قید کا قیدی ہوں

ندارِیم غیراز تو فَریاد رَس
ہم تیرے سوا کوئی (حقیقی) فریاد کو پہنچنے والا نہیں رکھتے
توئی عاصِیاں را خطا بخش وبَس
تو ہی گناہگاروں کی غلطی بخشنے والا ہے اور کافی

نگہدار مارا زِ راہِ خطا
ہمیں غلطی کے راستے سے محفوظ فرما
خطا در گذار و صَوابم نُما
غلطی معاف فرما اور مجھے سیدھا راستہ دکھا

در ثنائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت

زباں تابُود در دہاں جائے گیر
زبان جب تک منہ میں برقرار رہے
ثنائے مُحمّد بُود دلپذیر
حضرت محمد مصطفےٰ کی تعریف دل پسند ہو

حَبیبِ خُدا اشرفِ انبیا
اللہ تعالیٰ کے محبوب، تمام انبیاء سے افضل
کہ عرشِ مجیدش بُود مُتّکا
کہ بزرگی والا عرش ان کی تکیہ گاہ ہوا

سَوارِ جَہاں گیر یکراں بُراق
جہان کو پکڑنے والے تیز رو بُراق کے سوار
کہ بگذشت از قصرِ نیلی رَواق
جو نیلی چھت والے محل سے گزر گئے

خطاب بہ نفس

اپنے نفس سے خطاب

چہل سال عمرِ عزیزت گزشت
تیری عزیز عمر چالیس سال گزر گئی
مزاجِ تو از حالِ طِفلی نگشت
تیرا مزاج بچپن کے حال سے نہیں پھرا

ہمہ با ہواؤ ہوس ساختی
تو نے تمام عمر حرص اور خواہش کے ساتھ موافقت کی
دمے با مصالح نہ پَرداختی
ایک گھڑی بھی نیکیوں کے ساتھ مشغول نہ ہوا

مکن تکیہ بر عُمرِ ناپائدار
کمزور عمر پر بھروسہ نہ کر
مباش ایمن از بازیِٔ روزگار
زمانے کے کھیل سے بے خوف نہ ہو

در مدحِ کرم

بخشش کی تعریف میں

دِلا ہر کہ بنہاد خوانِ کرم
اے دل! جس شخص نے بخشش کا دسترخوان رکھا
بشُد نامدارِ جہانِ کرم
وہ بخشش کے جہان میں مشہور ہو گیا

کرم نامدارِ جہانت کند
بخشش تجھے جہان میں مشہور کر دے گی
کرم کامگارِ امانت کند
بخشش تجھے امن میں کامیاب کر دے گی

ورائے کرم در جہاں کار نیست
بخشش کے علاوہ جہان میں کوئی کام نہیں ہے
وزیں گرم تر ہیچ بازار نیست
اور اس سے زیادہ بارونق کوئی بازار نہیں ہے

کرم مایۂ شادمانی بُود
بخشش خوشی کا سرمایہ ہے
کرم حاصلِ زندگانی بُود
بخشش زندگی کا حاصل ہے

دلِ عالمے از کرم تازہ دار
جہان والوں کا دل بخشش سے تازہ رکھ
جَہاں را زِ بخشش پُرآوازہ دار
جہان کو بخشش کی شہرت سے معمور رکھ

ہمہ وقت شو در کرم مستقیم
کہ ہست آفرینندۂ جاں کریم
ہر وقت بخشش میں ثابت قدم رہ
کیونکہ جان کا پیدا کرنے والا بخشش فرمانے والا ہے

در صفت سخاوت

سخاوت کی تعریف

سخاوت کند نیک بخت اختیار
کہ مرد از سخاوت شود بختیار
سخاوت نیک بخت اختیار کرتا ہے
کیونکہ مرد سخاوت سے بخت والا ہوتا ہے

بلطف و سخاوت جہانگیر باش
در اقلیم لطف و سخا میر باش
مہربانی اور سخاوت سے جہاں کو فتح کرنے والا ہو
مہربانی اور سخاوت کی ولایت میں سردار بن جا

سخاوت بود کار صاحبدلاں
سخاوت بود پیشۂ مقبلاں
سخاوت دل والوں کا کام ہے
سخاوت نیک بختوں کا طریقہ ہے

سخاوت مس عیب را کیمیاست
سخاوت ہمہ دردہا را دواست
سخاوت تانبے ایسے عیب کے لئے کیمیا ہے
سخاوت تمام دردوں کی دوا ہے

مشو تا تواں از سخاوت بری
کہ گوئے بہی از سخاوت بری
جب تک ہو سکے سخاوت سے بیزار نہ ہو
کہ تو بہتری کی گیند سخاوت سے ہی لے جا سکتا ہے

در مذمت بخیل

بخیل کی مذمت میں

اگر چرخ گردد بکام بخیل
ور اقبال باشد غلام بخیل
اگر آسمان بخیل کے مقصد کے مطابق گھومے
اور اگر بخت بخیل کا غلام ہو

وگر در کفش گنج قاروں بود
وگر تابعش ربع مسکوں بود
اور اگر اس کے ہاتھ میں قارون کا خزانہ ہو
اور اگر اس کے تابع (زمین کا) چوتھائی آباد حصہ ہو

نیرزد بخیل آنکہ نامش بری
وگر روز گارش کند چاکری
بخیل اس لائق نہیں کہ تو اس کا نام لے
اگر چہ زمانہ اس کی نوکری کرے

مکن التفاتے بمال بخیل
مبر نام مال و منال بخیل
بخیل کے مال کی طرف توجہ نہ کر
بخیل کے مال و اسباب کا نام نہ لے

بخیل ار بود زاہد بحر و بر
بہشتی نباشد بحکم خبر
بخیل اگرچہ خشکی اور تری کا زاہد ہو
حدیث کے مطابق وہ بہشتی نہیں ہو گا

بخیل ارچہ باشد تونگر بمال
بخواری چو مفلس خورد گوشمال
بخیل اگر چہ مال کی بدولت دولت مند ہو
ذلت کے سبب مفلس کی طرح سزا برداشت کرتا ہے

سخیاں ز اموال برمی خورند
بخیلاں غم سیم و زر می خورند
سخی مالوں سے پھل کھاتے ہیں
بخیل سونے اور چاندی کا غم کھاتے ہیں

در صفت تواضع

عاجزی کی تعریف

دلا گر تواضع کنی اختیار
شود خلق دنیا ترا دوست دار
اے دل! اگر تو عاجزی اختیار کرے
تو دنیا کی مخلوق تجھے دوست رکھنے والی ہو جائے

تواضع زیادت کند جاہ را
کہ از مہر پر تو بود ماہ را
عاجزی مرتبے کو زیادہ کرتی ہے
کیونکہ سورج کا عکس چاند کے لئے ہوتا ہے

تواضع بود مایۂ دوستی
کہ عالی بود پایۂ دوستی
عاجزی دوستی کا سرمایہ ہوتی ہے
اس لئے کہ (اس سے) دوستی کا مرتبہ بلند ہوتا ہے

تواضع کند مرد را سرفراز
تواضع بود سروراں را طراز
عاجزی مرد کو سر بلند کرتی ہے
عاجزی سرداروں کی زینت ہے

تواضع کند ہر کہ ہست آدمی
نہ زیبد ز مردم بجز مردمی
عاجزی کرتا ہے جو انسان ہے
مردوں سے سوائے عاجزی کے کوئی چیز زیب نہیں دیتی

تواضع کند ہوشمند گزیں
نہد شاخ پر میوہ سر بر زمیں
عاجزی کو عقل مند اختیار کرتا ہے
میوے سے بھری ہوئی شاخ سر زمین پر رکھ دیتی ہے

تواضع بود حرمت افزائے تو
عاجزی تیری عزت کو بڑھانے والی ہے
کند در بہشت بریں جائے تو
بلند بہشت میں تیری جگہ کرے گی

تواضع کلید درِ جنت ست
عاجزی جنت کے دروازے کی چابی ہے
سر افرازی و جاہ را زینت ست
سربلندی اور مرتبے کے لیے زینت ہے

کسے را کہ گردن کشی در سرست
جس کے سر میں تکبر ہے
تواضع از و یافتن خوش تر ست
عاجزی کا اس سے پانا بہت اچھا ہے

کسے را کہ عادت تواضع بود
جس شخص کی عادت عاجزی ہو
ز جاہ و جلالش تمتّع بود
اسے مرتبے اور بزرگی سے فائدہ ہوتا ہے

تواضع عزیزت کند در جہاں
عاجزی تجھے جہاں میں عزت والا کرے گی
گرامی شوی پیش دلہا چو جاں
تو دلوں کے آگے جان کی طرح معزز ہوگا

تواضع مدار از خلائق دریغ
عاجزی مخلوقات سے دور نہ رکھ
کہ گردن ازاں بر کشی ہمچو تیغ
کہ تو عاجزی کی وجہ سے تلوار کی طرح گردن بلند کرے گا

تواضع ز گردن فرازاں نکوست
عاجزی بلند گردن والوں سے بہتر ہے
گدا گر تواضع کند خوئے اوست
فقیر اگر عاجزی کرے تو اس کی عادت ہے

در مذمّت تکبّر

تکبر کی برائی میں

تکبر مکن زینہار اے پسر
اے بیٹے! تکبر ہرگز نہ کر
کہ روزے ز دستش در آئی بسر
کہ تو ایک دن اس کے ہاتھ سے سر کے بل آئے گا

تکبر ز دانا بود ناپسند
تکبر عقل مند سے ناپسند ہوتا ہے
غریب آید ایں معنی از ہوشمند
عجیب لگتی ہے یہ بات عقل مند سے

تکبر بود عادتِ جاہلاں
تکبر جاہلوں کی عادت ہوتی ہے
تکبر نیاید ز صاحب دلاں
تکبر دل والوں سے نہیں آتا

تکبر عزازیل را خوار کرد
تکبر نے شیطان کو خوار کیا
بزندانِ لعنت گرفتار کرد
لعنت کے قید خانے میں قید کیا

کسے را کہ خصلت تکبر بود
جس شخص کی عادت تکبر ہو
سرش پُر غرور از تصوّر بود
اس کا سر غرور کے خیال سے بھرا ہوا ہوتا ہے

تکبر بود مایۂ مُدبری
تکبر بدبختی کا سرمایہ ہوتا ہے
تکبر بود اصلِ بد گوہری
تکبر بدذاتی کی جڑ ہوتا ہے

چو دانی تکبر چرا می کنی
جب تو جانتا ہے تو تکبر کیوں کرتا ہے؟
خطا می کنی و خطا می کنی
تو غلطی کرتا ہے اور غلطی کرتا ہے

در فضیلتِ علم

علم کی فضیلت میں

بنی آدم از علم یابد کمال
اولادِ آدم علم سے کمال پاتی ہے
نہ از حشمت و جاہ و مال و منال
نہ کہ دبدبے اور مرتبے اور مال و اسباب سے

چو شمع از پئے علم باید گداخت
موم بتی کی طرح علم کے لئے پگھلنا چاہیے
کہ بے علم نتواں خدا را شناخت
کہ علم کے بغیر اللہ تعالیٰ کو پہچانا نہیں جا سکتا

خرد مند باشد طلب گارِ علم
عقل مند علم کا طلب گار ہوتا ہے
کہ گرم ست پیوستہ بازارِ علم
کہ علم کا بازار ہمیشہ پُر رونق ہوتا ہے

کسے را کہ شد در ازل بخت یار
جس شخص کا ازل میں بخت دوست ہوا
طلب کردنِ علم کرد اختیار
اس نے علم کا طلب کرنا اختیار کیا

طلب کردنِ علم شد بر تو فرض
علم کا طلب کرنا تجھ پر فرض ہوا
دگر واجبست از پئے قطع ارض
دوسرا اس کے لئے زمین کا سفر کرنا واجب ہے

برو دامنِ علم گیر استوار
جا علم کا دامن مضبوط پکڑ
کہ علمت رساند بدارالقرار
کہ علم تجھے جنت میں پہنچائے گا

میاموز جُز عِلم گر عاقلی
اگر تو عقل والا ہے تو علم کے سوا کچھ نہ سیکھ
کہ بے عِلم بُودن بوَد غافلی
کیونکہ علم کے بغیر ہونا بے وقوفی ہے

ترا عِلم در دین و دُنیا تمام
تیرے لئے علم دین و دنیا میں کافی ہے
کہ کارِ تو از عِلم گیرد نظام
کہ تیرا کام علم سے درستی حاصل کرتا ہے

در امتناع از صحبتِ جاہلاں

جاہلوں کی صحبت سے پرہیز کے بارے میں

دِلا گر خرد مندی و ہوشیار
اے دل اگر تو عقل مند اور ہوش والا ہے
مکن صحبتِ جاہلاں اختیار
تو جاہلوں کی صحبت اختیار نہ کر

ز جاہل گریزندہ چوں تیر باش
جاہل سے تیر کی طرح بھاگنے والا ہو
نیا میختہ چوں شکر شیر باش
دودھ اور چینی کی طرح ملا ہوا نہ ہو

ترا اژدہا گر بُود یارِ غار
اگر بڑا سانپ تیرا گہرا دوست ہو
ازاں بہ کہ جاہل بُود غم گسار
تو اس سے بہتر ہے کہ جاہل غمخوار ہو

اگر خصمِ جانِ تو عاقِل بُود
اگر تیری جان کا دشمن عقل والا ہو
بہ از دوست دارے کہ جاہل بُود
تو اس دوست رکھنے والے سے بہتر ہے جو جاہل ہو

چو جاہل کسے در جہاں خوار نیست
جاہل کی طرح جہان میں کوئی ذلیل نہیں ہے
کہ ناداں تر از جاہلی کار نیست
کہ جاہل ہونے سے زیادہ بے وقوفی کا کوئی کام نہیں ہے

ز جاہل نیاید جُز افعالِ بد
جاہل سے برے کاموں کے سوا کچھ نہیں آتا
وز و نشنود کس جُز اقوالِ بد
اور کوئی اس سے بری باتوں کے علاوہ نہیں سنتا

سَرانجام جاہل جہنم بُود
جاہل کا انجام جہنم ہوتا ہے
کہ جاہل نکو عاقبت کم بُود
کیونکہ جاہل اچھی آخرت والا کم ہوتا ہے

سَرِ جاہلاں بر سَرِ دار بہ
جاہلوں کا سر سولی پر بہتر ہے
کہ جاہل بخواری گرفتار بہ
کیونکہ جاہل ذلت میں قید بہتر ہے

ز جاہل حذر کردن اولیٰ بود
جاہل سے پرہیز کرنا بہتر ہوتا ہے
کز و ننگِ دُنیا و عقبےٰ بود
کیونکہ اس سے دُنیا اور آخرت کی عار ہوتی ہے

در صِفتِ عدل

انصاف کی تعریف میں

چو ایزد تُرا ایں ہمہ کام داد
جب اللہ تعالیٰ نے تجھے یہ سب مقصد دئے ہیں
چرا بر نیاری سَرانجامِ داد
تو کیوں انصاف پورا نہیں کرتا؟

چو عدل ست پیرایۂ خسروی
جب انصاف بادشاہی کا زیور ہے
چرا عدل را دِل نداری قوی
تو انصاف کے لئے دل کیوں مضبوط نہیں کرتا؟

تُرا مملکت پایداری کُند
تیری حکومت مضبوطی اختیار کرے گی
اگر معدلت دستیاری کُند
اگر انصاف امداد کرے

چو نوشیرواں عدل کرد اختیار
جب نوشیرواں نے انصاف اختیار کیا
کنوں نام نیک ست از و یادگار
تو آج اسکا اچھا نام اس کی یادگار ہے

ز تاثیرِ عدل ست آرامِ ملک
انصاف کی تاثیر سے ملک کا آرام ہے
کہ از عدل حاصل شود کامِ ملک
کیونکہ انصاف سے حکومت کا مقصد حاصل ہوتا ہے

جہاں را بانصاف آباد دار
جہان کو انصاف سے آباد رکھ
دلِ اہلِ انصاف را شاد دار
انصاف والوں کا دل خوش رکھ

جہاں را بہ از عدل معمار نیست
جہان کو انصاف سے بہتر تعمیر کرنے والا کوئی نہیں
کہ بالاتر از معدلت کار نیست
کیونکہ انصاف سے بلند کوئی کام نہیں

ترا زیں بہ آخر چہ حاصِل بُود
تجھے اس سے بہتر آخر کیا حاصل ہوگا؟
کہ نامت شہنشاہِ عادِل بُود
کہ تیرا نام عادل بادشاہ ہو

اگر خواہی از نیک بختی نشاں
اگر تو نیک بختی کا نشان چاہتا ہے
درِ ظلم بندی بر اہلِ جہاں
تو ظلم کا دروازہ جہان والوں پر بند کر دے

رعایت دریغ از رعیت مدار
حفاظت رعایا سے دور نہ رکھ
مرادِ دلِ داد خواہاں بر آر
انصاف چاہنے والوں کی مراد پوری کر

در مذمت ظلم

ظلم کی مذمت میں

خرابی ز بیداد بیند جہاں
جہان ظلم سے خرابی دیکھتا ہے
چو بستانِ خرم ز بادِ خزاں
جیسے تروتازہ باغ خزاں کی ہوا سے

مدہ رخصتِ ظلم، در ہیچ حال
ظلم کی کسی حال میں اجازت نہ دہ
کہ خورشید ملکت نیابد زوال
تاکہ تیری حکومت کا سورج زوال نہ پائے

کسے کاتش ظلم، زد در جہاں
جس شخص نے ظلم کی آگ جہان میں لگائی
بر آورد از اہلِ عالم فغاں
وہ جہان والوں سے فریاد باہر لایا

ستم کش گر آہے بر آرد زِ دل
اگر مظلوم ایک آہ دل سے باہر لائے
زند سوزِ اُو شعلہ در آب و گل
تو اس کی جلن پانی اور مٹی میں آگ لگا دے گی

مکن بر ضعیفانِ بیچارہ زور
بے چارے ضعیفوں پر ظلم نہ کر
بیندیش آخر ز تنگی گور
آخر قبر کی تنگی سے ڈر

بآزارِ مظلوم مائل مباش
مظلوم کو تکلیف دینے کی طرف مائل نہ ہو
ز دُودِ دلِ خلق غافل مباش
مخلوق کے دل کے دھوئیں سے غافل نہ ہو

مکن مردم آزاری اے تندرائے
اے بدمزاج! لوگوں کو نہ ستا
کہ ناگہ رسد بر تو قہر خدائے
کہ تجھ پر اچانک اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہوگا

ستم بر ضعیفانِ مسکیں مکن
مسکین ضعیفوں پر ظلم نہ کر
کہ ظالم بدوزخ رود بے سخن
کیونکہ ظالم کسی بات کے بغیر دوزخ میں جائے گا

در صفتِ قناعت

قناعت کی صفت میں

دِلا گر قناعت بدست آوری
اے دل! اگر تو قناعت ہاتھ میں لائے
در اقلیم راحت کنی سروری
تو آرام کے ملک میں سرداری کرے

اگر تنگ دستی ز سختی منال
اگر تو محتاج ہے تو سختی سے نہ رو
کہ پیشِ خردمند ہیچ ست مال
کیونکہ عقل مند کے آگے مال معمولی چیز ہے

ندارد خرد مند از فقر عار
عقل مند ناداری سے شرم نہیں رکھتا
کہ باشد نبی را ز فقر افتخار
کہ نبی ﷺ کو فقر سے فخر ہے

غنی را زر و سیم آرایش ست
مالدار کے لئے سونا چاندی زینت ہے
ولیکن فقیر اندر آسایش ست
لیکن فقیر آرام میں ہے

غنی گر نباشی مکن اضطراب
اگر تو مالدار نہیں تو بے چینی ظاہر نہ کر
کہ سلطاں نخواہد خراج از خراب
کیونکہ بادشاہ بنجر زمین سے ٹیکس نہیں مانگتا

قناعت بہر حال اولیٰ تر ست
قناعت ہر حال میں بہتر ہے
قناعت کند ہر کہ نیک اختر ست
قناعت اختیار کرتا ہے جو خوش قسمت ہے

زنورِ قناعت بر افروز جاں
قناعت کے نور سے جان کو روشن کر
اگر داری از نیک بختی نشاں
اگر تو نیک بختی سے نشانی رکھتا ہے

در مذمت حرص

لالچ کی برائی میں

اَیا مبتلا گشتہ در دامِ حرص
اے وہ شخص کہ لالچ کے جال میں قید ہو چکا ہے
شدہ مست ولا یعقل از جامِ حرص
لالچ کے پیالے سے مست اور پاگل ہو چکا ہے

مکن عمر ضائع بہ تحصیلِ مال
مال کے حاصل کرنے کے لئے عمر ضائع نہ کر
کہ ہم نرخِ گوہر نباشد سفال
کیونکہ ٹھیکری موتی کے برابر قیمت والی نہیں ہوتی

ہر آنکس کہ دربند حرص اوفتاد
جو شخص کہ لالچ کی قید میں واقع ہوا
دہد خرمنِ زندگانی بباد
وہ زندگی کے کھلیان کو برباد کردیتا ہے

گرفتم کہ اموالِ قارُوں تُراست
میں نے فرض کیا کہ قارون کا خزانہ تیرے لئے ہے
ہمہ نعمتِ ربعِ مسکوں تُراست
چوتھائی آباد حصے کی تمام نعمت تیرے لئے ہے

بخواہی شد آخر گرفتارِ خاک
آخر تو مٹی کا قیدی بن جائے گا
چو بے چارگاں با دلِ دردناک
بے چاروں کی طرح دردناک دل کے ساتھ

چرامی گدازی زسودائے زر
تو سونے کے خیال سے کیوں پگھلتا ہے؟
چرامی کشی بارِ محنت چوخر
تو محنت کا بوجھ گدھے کی طرح کیوں کھینچتا ہے؟

چرامی کشی محنت از بہرِ مال
تو مال کے لئے مشقت کیوں برداشت کرتا ہے؟
کہ خواہی شدن ناگہاں پائمال
کہ تجھے اچانک پامال ہو جانا ہے

چناں دادۂ دل بہ نقشِ درم
تونے سکے کے نقش کو اس طرح دل دے رکھا ہے
کہ ہستی زذوقش ندیم ندم
کہ اس کی لذت سے تو ندامت کا ساتھی ہے

چناں عاشقِ روئے زر گشتہ
تو اس طرح سونے کے چہرے کا عاشق ہو چکا ہے
کہ شوریدہ احوال و سرگشتہ
کہ پریشان حالات والا اور حیران ہے

چناں گشتہ صیدِ بہرِ شکار
تو اس طرح شکار کا شکاری ہو چکا ہے
کہ یادت نیاید زروزِ شمار
کہ تجھے قیامت کے دن کی یاد نہیں آتی

مبادا دلِ آں فرومایہ شاد
(اللہ کرے) اس کمینے کا دل خوش نہ ہو
کہ از بہرِ دنیا دہد دیں بباد
جو دنیا کے لئے دین کو برباد کرتا ہے

در صفتِ طاعت و عبادت

اطاعت و عبادت کی تعریف میں

کسے را کہ اقبال باشد غلام
بخت جس شخص کا غلام ہو
بود میلِ خاطر بطاعت مدام
اس کے دل کی رغبت ہمیشہ اطاعت کی طرف ہوتی ہے

نشاید سر از بندگی تافتن
سر عبادت سے نہیں پھیرنا چاہیے
کہ دولت بہ طاعت تواں یافتن
کہ سعادت اطاعت سے پائی جا سکتی ہے

سعادت زطاعت میسر شود
سعادت اطاعت سے حاصل ہوتی ہے
دل از نورِ طاعت منوّر شود
دل اطاعت کے نور سے منور ہوتا ہے

اگر بندی از بہرِ طاعت میاں
اگر تو اطاعت کے لئے کمر باندھ لے
کشاید درِ دولت جاوداں
تو ہمیشہ کی دولت کا دروازہ کھل جائے گا

زطاعت نہ پیچد خردمند سر
عقلمند اطاعت سے سر نہیں پھیرتا
کہ بالائے طاعت نباشد ہنر
کہ اطاعت سے بہتر کوئی ہنر نہیں

بآبِ عبادت وضو تازہ دار
عبادت کی عزت کے لئے وضو تازہ رکھ
کہ فردا ز آتش شوی رستگار
تاکہ تو کل آگ سے نجات پانے والا ہو جائے

نماز از سرِ صدق برپائے دار
نماز سچائی کے خیال سے قائم رکھ
کہ حاصل کنی دولتِ پائے دار
تاکہ تو مضبوط دولت حاصل کرلے

زطاعت بود روشنائی جاں
اطاعت سے جان کی روشنی ہوتی ہے
کہ روشن زخورشید باشد جہاں
کیونکہ سورج سے جہان روشن ہوتا ہے

پرستندۂ آفرینندہ باش
پیدا کرنے والے کا عبادت کرنے والا ہو
در ایوانِ طاعت نشینندہ باش
اطاعت کے محل میں بیٹھنے والا ہو

اگر حق پرستی کنی اختیار
اگر تو حق پرستی اختیار کرے
در اقلیمِ دولت شوی شہر یار
تو دولت کے ملک کا بادشاہ ہو جائے

سر از جیبِ پرہیزگاری برار
سر پرہیزگاری کے گریبان سے باہر لا
کہ جنت بود جائے پرہیزگار
کیونکہ جنت پرہیزگار کی جگہ ہے

زتقویٰ چراغِ رواں برفروز
تقویٰ سے روح کا چراغ روشن کر
کہ چوں نیک بختاں شوی نیک روز
تاکہ تو نیک بختوں کی طرح اچھے دن والا ہو

کسے را کہ از شرع باشد شعار
جس شخص کے لئے شریعت سے نشان ہو
نہ ترسد ز آسیبِ روزِ شمار
وہ قیامت کے دن کی مصیبت سے نہیں ڈرتا

در مذمّت شیطان

شیطان کی برائی میں

دِلا ہر کہ محکومِ شیطاں بُود
اے دل! جو شخص شیطان کا فرمانبردار ہوتا ہے
شب و روز دِربندِ عصیاں بُود
وہ دن رات نافرمانی کی قید میں ہوتا ہے

کسے را کہ شیطاں بُود پیشوا
شیطان جس شخص کا راہنما ہو
کجا باز گردد براہِ خُدا
وہ اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف کب پھرے گا؟

دِلا عزمِ عِصیاں مکن زینہار
اے دل نافرمانی کا ارادہ ہرگز نہ کر
کہ رحمت کند بر تو پروردگار
تاکہ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت فرمائے

زِعِصیاں کند ہوشمند احتراز
عقل مند نافرمانی سے گریز کرتا ہے
کہ از آب باشد شکر را گداز
کہ پانی سے چینی کے لئے پگھلنا ہے

کند نیک بخت از گنہ اجتناب
نیک بخت گناہ سے پرہیز کرتا ہے
کہ پنہاں شود نورِ مہر از سحاب
کیونکہ بادل سے سورج کی روشنی پوشیدہ ہوجاتی ہے

مکن نفسِ امّارہ را پیروی
تو نفس امارہ کی پیروی نہ کر
کہ ناگہ گرفتارِ دوزخ شوی
کہ تو اچانک دوزخ کا قیدی ہو جائے گا

اگر بَر نہ تابد زِعِصیاں دلت
اگر تیرا دل نافرمانی سے نہ پھرے
بود اسفل السّافلین منزلت
تو دوزخ کا سب سے نچلا طبقہ تیرا ٹھکانہ ہوگا

مکن خانۂ زِندگانی خراب
تو زندگی کا گھر خراب نہ کر
بسیلابِ فعلِ بد و ناصواب
برے اور نادرست کام کے سیلاب سے

اگر دُور باشی زفسق و فجور
اگر تو گناہ اور بدکاری سے دور ہو
نباشی ز گلزارِ فردوس دُور
تو باغ فردوس سے دور نہیں ہو گا

در بیان شراب محبّت و عشق

(اللہ تعالیٰ کے) عشق اور محبت کے بیان میں

بدہ ساقیا آبِ آتش لباس
اے پلانے والے! آگ کے لباس والا پانی دے
کہ مستی کند اہلِ دل التماس
کہ دل والے مستی طلب کرتے ہیں

مئے لعل در ساغر زرنگار
سرخ شراب سنہری پیالے میں
بُود رُوح پرور چو لعلِ نگار
روح پرور ہوتی ہے محبوب کے ہونٹ کی طرح

خوشا آتشِ شوقِ اربابِ عشق
عشق والوں کے شوق کی آگ کتنی اچھی ہے؟
خوشا لذّتِ دردِ اصحابِ عشق
عشق والوں کے درد کی لذت کتنی عمدہ ہے؟

بیار آں شرابے چو آبِ حیات
وہ مشروب لا جو آبِ حیات جیسا ہو
کہ یابد ز بویش دل از غم نجات
کہ اس کی خوشبو سے دل غم سے نجات پا جائے

خوش آں دِل کہ دارد تمنائے دوست
وہ دل اچھا ہے جو محبوب کی آرزو رکھتا ہے
خوش آں کس کہ دَربندِ سودائے دوست
وہ دل اچھا ہے جس کا ٹھکانہ محبوب کی گلی ہے

خوش آں دل کہ شیدا است بر رُوئے دوست
وہ دل اچھا ہے جو دوست کے چہرے پر عاشق ہے
خوش آں دِل کہ شد منزلش کوئے دوست
وہ دل اچھا ہے جس کا مقام دوست کی گلی

شرابِ چو لعلِ رَواں بخشِ یار
وہ مشروب جو محبوب کے روح پرور ہونٹ کی طرح ہو
شرابِ مُصفّا چو رُوئے نگار
وہ مشروب جو محبوب کے چہرے کی صاف ہو

خوشا مے پرستی ز صاحبدلاں
دل والوں سے مے پرستی کتنی اچھی ہے؟
خوشا ذوقِ مستی ز اہلِ دِلاں
دل والوں سے مستی کا ذوق کتنا اچھا ہے؟

در صفت وفا

وفا کی تعریف میں

دلا در وفا باش ثابت قدم / کہ بے سکہ رائج نباشد درم
اے دل وفا میں ثابت قدم ہو / کیونکہ مہر کے بغیر درہم رائج نہیں ہوتا

زراہِ وفا گر نہ پیچی عناں / شوی دوست اندر دلِ دشمناں
اگر تو وفا کے راستے سے لگام نہ پھیرے / تو دشمنوں کے دل میں محبوب ہو جائے گا

مگرداں زکوئے وفا روئے دل / کہ در روئے جاناں نباشی خجل
تو وفا کی گلی سے دل کا منہ نہ پھیر / تاکہ دوستوں کے سامنے شرمندہ نہ ہو

منہ پائے بیروں زکوئے وفا / کہ از دوستاں می نیرزد جفا
وفا کی گلی سے باہر پاؤں نہ رکھ / کہ دوستوں سے بے وفائی لائق نہیں ہے

جدائی ز احباب کردن خطاست / بریدن زیاراں خلافِ وفاست
دوستوں سے جدائی اختیار کرنا غلطی ہے / دوستوں سے تعلق توڑنا وفا کے خلاف ہے

بود بے وفائی سرشتِ زناں / میاموز کردارِ زشتِ زناں
بے وفائی (بری) عورتوں کی عادت ہوتی ہے / عورتوں کا برا کردار نہ سیکھ

در فضیلت شکر

شکر کی فضیلت میں

کسے را کہ باشد دلِ حق شناس / نشاید کہ بندد زبانِ سپاس
جس شخص کا دل حق پہچاننے والا ہو / اسے نہیں چاہیے کہ شکر کی زبان بند کرے

نفس جز بشکرِ خدا برمیار / کہ واجب بود شکرِ پروردگار
اللہ تعالیٰ کے شکر کے بغیر سانس باہر نہ لا / اس لئے کہ پروردگار کا شکر واجب ہوتا ہے

ترا مال و نعمت فزاید زشکر / ترا فتح از در در آید زشکر
شکر سے تیرے مال اور نعمت میں اضافہ ہوگا / شکر سے تیرے لئے فتح دروازے سے اندر آئے گی

اگر شکرِ حق تا بروزِ شمار / گزاری نباشد یکے از ہزار
اگر تو اللہ تعالیٰ کا شکر قیامت کے دن تک ادا کرے / تو ہزار میں سے ایک بھی ادا نہ ہوگا

ولے گفتنِ شکر اولیٰ ترست / کہ اسلام را شکر او زیور ست
لیکن شکر کا ادا کرنا ہی بہتر ہے / اس لئے کہ اُس کا شکر اسلام کے لئے زیور ہے

گر از شکر ایزد نہ بندی زباں / بدست آوری دولتِ جاوداں
اگر تو اللہ تعالیٰ کے شکر سے زبان بند نہ کرے / تو تو دائمی دولت حاصل کرے گا

در بیان صبر

صبر کے بیان میں

ترا گر صبوری شود دستیار / بدست آوری دولتِ پائدار
اگر صبر تیرا مددگار ہو تو / تو ہمیشہ رہنے والی دولت ہاتھ میں لائے گا

صبوری بود کارِ پیغمبراں / نہ پیچند زیں روئے دیں پروراں
صبر پیغمبروں کا کام ہوتا ہے / دین کے محافظ اس سے منہ نہیں پھیرتے

صبوری کشاید درِ کامِ جاں / کہ جز صابری نیست مفتاحِ آں
صبر جان کے مقصد کا دروازہ کھولتا ہے / اس لئے کہ صبر کے علاوہ اس کی چابی نہیں ہے

صبوری بر آرد مرادِ دلت / کہ از عالماں حل شود مشکلت
صبر تیرے دل کی مراد پوری کرے گا / کہ علم والوں سے تیری مشکل حل ہو گی

صبوری کلیدِ درِ آرزوست / کشائندۂ کشورِ آرزو ست
صبر آرزو کے دروازے کی چابی ہے / صبر آرزو کے ملک کو کھولنے والا ہے

صبوری بہر حال اولیٰ بود / کہ در ضمنِ آں چند معنیٰ بود
صبر بہرحال بہتر ہوتا ہے / کہ اس کے ضمن میں کئی مفید چیزیں ہوتی ہیں

صبوری ترا کامگاری دہد / ز رنج و بلا رستگاری دہد
صبر تجھے کامیابی دے گا / غم اور مصیبت سے نجات دے گا

صبوری کنی گر ترا دیں بود	کہ تعجیل کارِ شیاطیں بود
تو صبر کرے گا اگر تیرا دین ہو	اس لئے کہ جلدی شیطانوں کا کام ہوتا ہے

در صفت راستی

سچائی کی تعریف میں

دِلا راستی گر کنی اختیار	شود دولتت ہمدم و بخت یار
اے دل اگر تو سچائی اختیار کرے	تو بخت تیرا ساتھی اور نصیبہ مددگار ہو گا
نہ پیچد سر از راستی ہوشمند	کہ از راستی نام گردد بلند
عقل مند سچائی سے سر نہیں پھیرتا	کیونکہ سچائی سے نام اونچا ہوتا ہے
دَم از راستی گر زنی صبح وَار	ز تاریکئ جہل گیری کنار
اگر تو صبح کی طرح سچائی سے سانس لے	تو تو جہالت کے اندھیرے سے علیحدگی اختیار کرے گا
مزن دم بجز راستی زینہار	کہ دَارد فضیلت یمیں بر یسار
سچائی کے بغیر ہرگز سانس نہ لے	کیونکہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر فضیلت رکھتا ہے
بہ از راستی در جہاں کار نیست	کہ در گلبن راستی خار نیست
سچائی سے بہتر جہاں میں کوئی کام نہیں ہے	کیونکہ سچائی کے پودے میں کوئی کانٹا نہیں ہے

در مذمّت کذب

جھوٹ کی برائی میں

کسے را کہ ناراستی گشت کار	کجا روزِ محشر شود رستگار
جھوٹ جس شخص کا کام ہوگیا	وہ قیامت کے دن کب خلاصی پانے والا ہوگا؟
کسے را کہ گردد زبانِ دروغ	چراغِ دلش را نباشد فروغ
جس شخص کی زبان جھوٹ کی عادی ہو جائے	اس کے دل کے چراغ کی روشنی نہیں ہوتی
دروغ آدمی را کند شرمسار	دروغ آدمی را کند بے وقار
جھوٹ آدمی کو شرمندہ کرتا ہے	جھوٹ انسان کو بے عزت کردیتا ہے

زکذّاب گیرد خرد مند عار	کہ اُو را نیارد کسے در شمار
جھوٹے سے عقل مند شرم محسوس کرتا ہے	کیونکہ اسے کوئی شخص گنتی میں نہیں لاتا
دروغ اے برادر مگو زینہار	کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار
اے بھائی! جھوٹ ہرگز نہ بول	کیونکہ جھوٹا ذلیل اور بے اعتبار ہوتا ہے
زناراستی نیست کارے بتر	کزو گم شود نام نیک اے پسر
جھوٹ سے کوئی کام برا نہیں ہے	کیونکہ اے بیٹے! اس سے اچھا نام گم ہوجاتا ہے

در صنعت حق تعالےٰ

اللہ تعالیٰ کی کاریگری کے بیان میں

نگہ کن بدیں گنبد زرنگار	کہ سقفش بُود بے ستوں استوار
اس سنہرے نقش والے گنبد کو دیکھو	کہ اس کی چھت ستون کے بغیر مضبوط ہے
سَرا پردۂ چرخِ گردندہ بیں	در و شمعہائے فروزندہ بیں
گھومنے والے آسمان کا خیمہ دیکھ	اس میں روشنی کرنے والی شمعیں دیکھ
یکے پاسباں و یکے پادشاہ	یکے دادخواہ و یکے باج خواہ
ایک چوکیدار اور ایک بادشاہ	ایک انصاف چاہنے والا اور ایک ٹیکس چاہنے والا
یکے شادمان و یکے درد مند	یکے کامران و یکے مستمند
ایک خوش اور ایک درد مند	ایک کامیاب اور ایک محتاج
یکے باج دار و یکے تاج دار	یکے سَرفراز و یکے خاکسار
ایک محصول دینے والا اور ایک تاج والا	ایک سر بلند اور ایک حقیر
یکے بر حصیر و یکے بر سریر	یکے در پلاس و یکے در حریر
ایک چٹائی پر اور ایک تخت پر	ایک ٹاٹ میں اور ایک ریشم میں
یکے بے نواؤ یکے مال دار	یکے نامراد و یکے کام گار
ایک نادار اور ایک مال دار	ایک نامراد اور ایک کامیاب

یکے در غناؤ یکے در عنا
ایک مالداری میں اور ایک مشقت میں
یکے تندرست و یکے ناتواں
ایک تندرست اور ایک کمزور
یکے در صواب و یکے در خطا
ایک صحیح کام میں اور ایک غلطی میں
یکے نیک کردار و نیک اعتقاد
ایک اچھے کردار اور اچھے عقیدے والا
یکے نیک خُلق و یکے تندخوی
ایک خوش اخلاق اور ایک بداخلاق
یکے در تنعّم یکے در عذاب
ایک خوشحالی میں ،ایک عذاب میں
یکے درجہانِ جلالت امیر
ایک بزرگی کے جہان میں سردار
یکے در گلستانِ راحت مُقیم
ایک آرام کے باغ میں قیام کرنے والا
یکے رابروں رفت زاندازہ مال
ایک کا مال،اندازے سے باہر چلا گیا
یکے چوں گل از خرّمی خندہ زن
ایک خوشی سے پھول کی طرح ہنسنے والا
یکے بستہ از بہرِ طاعت کمر
ایک نے اطاعت کے لئے کمر باندھی ہوئی

یکے را بقاؤ یکے را فنا
ایک کے لئے زندگی اور ایک کے لئے موت
یکے سال خُوردو یکے نوجواں
ایک بوڑھا اور ایک نوجوان
یکے در دُعاؤ یکے در دغا
ایک دعا میں اور ایک دھوکے میں
یکے غرق در بحرِ فسق و فساد
ایک بدکاری اور فساد کے دریا میں ڈوبا ہوا
یکے بُردبار و یکے جنگ جُوی
ایک حوصلے والا اور ایک لڑاکا
یکے در مشقّت یکے کامیاب
ایک مصیبت میں،ایک کامیاب
یکے در کمند حوادث اسیر
ایک حادثوں کی قید کا قیدی
یکے باغم و رنج و محنت ندیم
ایک رنج و غم اور مشقت کا ساتھی
یکے در غمِ نان و خرچ عیال
ایک بال بچے کے خرچ اور روٹی کے غم میں
یکے را دل آزردہ خاطر حزن
ایک کا دل دکھا ہوا اور خیال پریشان
یکے در گُنہ بُردہ عمرے بسر
ایک نے گناہ میں عمر گزاردی

یکے راشب و روز مُصحف بدست
ایک کے ہاتھ میں رات دن قرآن پاک
یکے بَر درِ شرع مِسمار وار
ایک شریعت کے دروازے پر کیل کی طرح
یکے مقبل و عالم و ہوشیار
ایک بخت والا اور عالم اور چالاک
یکے غازی وچابک و پہلوان
ایک غازی اور چست اور پہلوان
یکے کاتب اہل دیانت ضمیر
ایک منشی دیانت والے دل والا

یکے خفتہ در کنجِ میخانہ مست
ایک شراب خانے کے گوشے میں مست سویا ہوا
یکے در رہِ کفر زُنّار دار
ایک کفر کے راستے میں جینو رکھنے والا
یکے مُدبر و جاہل و شرمسار
ایک بدبخت اور جاہل اور شرمندہ
یکے بُزدل و سُست و ترسندہ جاں
ایک بزدل اور ست اور ڈرپوک
یکے دزد باطن کہ نامش دبیر
ایک چوردل والا جس کا نام منشی ہے

در منعِ اُمّید از مخلوقات

مخلوقات سے امید کی ممانعت میں

ازیں پس مکن تکیہ بر روزگار
اس کے بعد زمانے پر بھروسہ نہ کر
مکن تکیہ بر لشکرِ بے عدد
بے حساب لشکر پر بھروسہ نہ کر
مکن تکیہ بر مُلک و جاہ و حشم
بھروسہ نہ کر حکومت، مرتبے اور لشکر پر
مکن بد، کہ بد بینی از یارِ نیک
تو برائی نہ کر کہ تو اچھے دوست سے برائی دیکھے گا
بسا پادشاہانِ کشور نشاں
بہت سے بادشاہ مملکت کے نشان والے

کہ ناگہ زجانت برآرد دمار
کہ اچانک تیری جان سے ہلاکت باہر لائے گا
کہ شاید زنُصرت نیابی مدد
کہ ہوسکتا ہے تو امدادِ الٰہی سے مدد نہ پائے
کہ پیش از تو بود ست و بعد از تو ہم
کہ تجھ سے پہلے بھی ہوا ہے اور بعد بھی ہوگا
نمی روید از تخمِ بد، بارِ نیک
برے بیج سے اچھا پھل نہیں اُگتا
بسا پہلوانانِ کشور ستاں
بہت سے پہلوان ملک فتح کرنے والے

بسَا تُند گُردانِ لشکر شکن
بہت سے بہادر لشکر کو شکست دینے والے

بسَا ماہرویانِ شمشاد قد
بہت سے حسین، شمشاد کے قد والے

بسَا ماہرویَانِ نوخاستہ
بہت سے چاند کے چہرے والے، نوجوان

بسَا نام دارو بسَا کام گار
بہت سے نامور، بہت سے کامیاب

کہ کردند پیراہنِ عمر چَاک
کہ انہوں نے عمر کے لباس کو پھاڑ دیا

چناں خرمنِ عمرِ شاں شد بباد
ان کی عمر کا ڈھیر اس طرح ہوا میں اُڑ گیا

مَنہ دل بریں منزلِ جانستاں
اس جان لینے والی منزل پر دل نہ رکھ

مَنہ دل بریں کاخِ خُرم ہوا
تو اس اچھی ہوا والے محل پر دل نہ رکھ.

ثُباتے ندارد جہاں اے پسر
اے بیٹے! جہان پائداری نہیں رکھتا

مکن تکیَہ بر مُلک وفرماندہی
تو ملک اور فرماں روائی پر بھروسہ نہ کر

منہ دِل بریں دَیرِ ناپاَیدار
اس کمزور بت خانے پر دل نہ رکھ

بسَا شیر مردَانِ شمشیر زن
بہت سے شیر مرد تلوار چلانے والے

بسَا ناز نینانِ خورشید خد
بہت سے نازنین سورج کے رخسار والے

بسَا نو عروسَانِ آراستہ
بہت سی نئی دلہنیں سجائی ہوئی

بسَا سرو قد و بسَا گلعِذار
بہت سے سرو کے قد، بہت سے پھول ایسے رخسار والے

کشِید ند سر دَر گریبَانِ خاک
سر مٹی کے گریبان میں چھپالیا

کہ ہرگز کسے زاں نشانے نداد
کہ کسی نے ہرگز اس کی نشانی نہ دی

کہ دروے نہ بینی دِلے شادماں
کہ تو اس میں کوئی دل خوش نہ دیکھے گا

کہ مے بَارد از آسمانش بلا
کہ اس کے آسمان سے بلا برستی ہے

بغفلت مبر عمر دروے بسر
تو غفلت کے ساتھ اس میں عمر بسر نہ کر

کہ ناگہ چوفرماں رسَد جاں دہی
کہ جب اچانک حکم پہنچے گا تو تو جان دے دے گا

زسعدی ہمیں یک سخن یَاددار
سعدی سے یہی ایک بات یاد رکھ

من عقائد اہل السنۃ کا اردو ترجمہ

عقائد و نظریات

جدید

تصنیف: علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

مکتبۂ قادریّہ ۰ لاہور